عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah تربیہ

ماہنامہ جون 2024

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہان

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز
Tarbiyah تربیہ

Monthly e-Mag for lifelong learning & holistic development
جون 2024 ذی القعد/ذوالحج ۱۴۴۵ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیرِ شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

"نہ اُن کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اُسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔اُس نے ان کو تمہارے لیے اِس طرح مسخّر کیا ہے تاکہ اُس کی بخشی ہوئی ہدایت پر تم اُس کی تکبیر کرو اور اے نبی ﷺ بشارت دے دے نیکو کار لوگوں کو"۔ (سورۃ الحج۔آیت 37)

الحدیث

آپ ﷺ نے فرمایا:

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے بالوں کو نہ کٹوائے اور ناخنوں کو بالکل نہ تراشے۔" (صحیح مسلم)

گرمیوں کی چھٹیاں اور ہم

ہمارے بچے روزانہ ہی کچھ نیا سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن معمول کی مصروفیات کے باعث اس کا اظہار کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ یا وہ روزانہ کے معمولات سے تھک جاتے ہیں۔اس لیے گرمیوں کی چھٹیوں کا بے قراری سے انتظار کرتے ہیں۔ یقیناً والدین کے لیے یہ مشکل ہوتا ہے کہ وہ اس وقت کو کس طرح بہترین طریقے سے استعمال کریں کہ نہ صرف بچوں کو جسمانی آرام ملے بلکہ ذہنی افزائش بھی ہو۔اب سوال یہ ہے کہ گرمیوں کی چھٹیاں کس طرح گزاری جائیں،تو زیر نظر چند نکات ہیں۔

(1) ذہنی اور جسمانی آرام:- یہ بات کھلے دماغ سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا بچہ دوران طالب علمی ذہنی دباؤ کا شکار ہوتا ہے۔ سیکھنے اور یاد کرنے کے عمل سے بچے ذہنی وجسمانی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔یہ بہترین وقت ہوتا ہے جب وہ خود کو آنے والے تعلیمی سال کے لیے تر وتازہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ان چھٹیوں کا استقبال مسکرا کر کریں کیونکہ یہ چھٹیاں ہمارے بچوں کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔

(2) مختلف کتابوں ورسائل کا مطالعہ:- بچوں کی دلچسپی اور تربیت کے لحاظ سے کتابوں کا انتخاب کریں۔ وہ درسی کتب کے دائرے سے نکل کر دیگر جرائد کا مطالعہ بھی کریں۔ نیز لغت کا استعمال کرنا سیکھیں۔ قصص الانبیاء پڑھیں یا بہت چھوٹے بچے ہیں تو والدین انہیں پڑھ کر سنائیں۔ والدین کتابوں پر گفتگو کریں۔بچوں سے کتاب پر تبصرہ کرنے کے لیے کہیں یا دلچسپ سرگرمیاں بنا کر دیں۔

(3) چھپی ہوئی صلاحیتوں کا اظہار:- ہر بچہ بیش بہا صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے، جیسے کچھ بچے کھیل کود میں اچھے ہوتے ہیں کچھ بچوں کو خطاطی یا ڈرائنگ اور پینٹنگ کا شوق ہوتا ہے۔انڈور گیمز نہ صرف نظم وضبط سکھاتے ہیں بلکہ ذہنی نشونما کے لیے معاون ثابت ہوتے ہیں۔بچے اپنی صلاحیتوں کا اظہار اس کام میں ہی کرتے ہیں۔ جس میں ان کی دلچسپی ہوتی ہے۔یہ والدین کے لیے بہترین وقت ہوتا ہے جس میں وہ اپنے بچے کے بدلتے ہوئے رجحانات کا جائزہ لیتے ہیں۔

(4) خاندانی تعلقات کے لیے وقت:- موسم گرما کی چھٹیوں کا بہترین ثمر یہ ہے کہ بچے زیادہ سے زیادہ وقت اپنے والدین کے ساتھ گزارتے ہیں، جو انکی خوبصورت یادوں کا حصہ بن جاتا ہے۔بچے اپنے والدین کے قریب آجاتے ہیں اور دیگر خاندان کے لوگوں سے میل ملاپ بڑھنے کی صورت میں خاندانی زندگی کی اقدار سے آگاہ ہوتے ہیں۔ مہمان اور میزبان کے باہمی رشتے کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ سیر وسیاحت کے ذریعے قدرتی حسن اور اللہ کی بنائی ہوئی خوبصورت دنیا سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(5) عملی زندگی کے قریب:- گرمیوں کی چھٹیوں میں بچوں کو گھر کے چھوٹے موٹے کاموں میں ساتھ لگائیں۔انہیں اپنا معاون ومددگار بنائیں۔گھر کی صفائی باغبانی،جوتے اور کپڑوں کی الماری کو ترتیب دینے کے کاموں پر معمور کریں۔اور ان امور کی انجام دہی پر حوصلہ افزائی بھی کریں۔

المختصر گرمیوں کی چھٹیاں' ہمارے بچوں کو خوشی کا احساس دلاتی ہیں اور یہ خوشی انکے اندر وہ توانائی پیدا کرتی ہے،جس سے ان کے سیکھنے کی صلاحیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔امید ہے ہمارے بچے اس ہی طرح ان چھٹیوں کو گزاریں گے اور نئے جوش وولولے کے ساتھ اپنی جماعت میں واپس آئیں گے۔

انجم طارق پرنسپل کیمپس 31

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

قربانی۔۔۔تمہارا کیا خیال ہے؟

ہر سال بقر عید کے موقع پر حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور ان کی قربانیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہم سب اس پورے واقعہ سے واقف ہیں کہ کس طرح حضرت ابراہیمؑ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم ملتے ہی اپنے لختِ جگر، اپنے بڑھاپے کے سہارے کو اپنے ہاتھوں ذبح کرنے کے لیے نکل پڑے تھے۔ اس واقعہ کو قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر الگ الگ انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ الصافات میں اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے "تربیت" کا ایک بہت اہم اصول بیان کیا گیا ہے جس پر غور کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى - قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ - سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ **(102)**

"وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا کہ بیٹا، میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اب تو بتا تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ ابا جان، جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالیے، آپ ان شاءاللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے"۔

یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ حضرت ابراہیمؑ خواب دیکھ کر اٹھتے، حضرت اسماعیلؑ کے پاس آتے اور ان کو لے کر قربان گاہ کی طرف چل پڑتے۔ اس صورت میں حضرت ابراہیمؑ تو خلیل اللہ کے بلند مرتبے پر فائز ہو جاتے لیکن حضرت اسماعیلؑ شائد ذبیح اللہ نہ کہلاتے کیونکہ اگر ان کی مرضی جانے بغیر ہی ان کو قربان گاہ تک لے جایا گیا ہوتا تو شوق کی بلندیوں کی اس داستان میں ان کی کوئی حصہ داری نہ ہوتی۔ اس تاریخی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے آج ہم صرف حضرت ابراہیمؑ کے صبر کا ہی ذکر کرتے ہوتے، حضرت اسماعیلؑ کے آدابِ فرزندی کے چرچے نہ ہوتے۔ اس آیت کے ایک جملے فانظر ماذا تریٰ "تیرا کیا خیال ہے؟" کو ہماری زندگی کا اصول بن جانا چاہیے۔

بچوں کی تربیت میں اس اصول کی اہمیت:

یہ اصول دراصل حضرت ابراہیمؑ کی اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی تربیت کے ہی پس منظر میں پیش کیا گیا ہے۔ کس طرح ایک باپ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم ملنے کے بعد تربیت کے نقطہ نظر سے یہ چاہتا ہے کہ اپنے بیٹے کو بھی آزمائے اور نتیجتاً بیٹے کو بھی اپنے ساتھ صبر و استقامت اور شوق کی منزلیں طے کروائے۔

اور ہوا بھی بالکل ویسا ہی جیسا اس نیک باپ نے سوچا تھا۔ ایک نے خلیل اللہ کا لقب پایا تو دوسرے کو ذبیح اللہ کے لقب سے نوازا گیا۔

والدین کے اولاد کے ساتھ تعلقات میں پیدا ہوئے مسائل کا واحد قابل عمل حل یہی ہے کہ 'فانظر ماذا تریٰ' کا اصول اختیار کیا جائے۔ ہمیشہ دونوں طرف سے بات کو سمجھنے سمجھانے، سامنے والے کو اپنا موقف رکھنے اور اپنی پسند کا اظہار کرنے کی اجازت دی جائے۔ بچے والدین کے دلائل اور ان کی پسند کو جاننے، سمجھنے اور اس پر غور کرنے کی کوشش کریں اور والدین بھی بچوں کو یہ آزادی دیں کہ 'بتاؤ، تمہارا کیا خیال ہے'؟ اس صورت میں جو بھی فیصلہ ہوگا وہ امید ہے کہ زیادہ موزوں ہوگا، بہ نسبت اس کے کہ جب کوئی ایک فریق اپنی ہی رائے پر اڑ جائے اور فریق ثانی کو اپنی رائے کے اظہار کا موقع ہی نہ دے یا اسے سن کر بالکل ہی انکار کر دے اور اپنی رائے کو ہی حتمی مان کر بیٹھ جائے۔

چھوٹے بھائیوں کی تربیت میں اس اصول کی اہمیت:

چھوٹے بھائیوں کی تربیت میں بڑے بھائیوں کا بڑا کردار ہوتا ہے بلکہ کبھی تو والدین سے زیادہ بڑا بھائی چھوٹے بھائیوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

عموماً بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کی تربیت کرنا اپنی ذمہ داری تو سمجھتے ہیں لیکن اس کے لیے وہ لاٹھی ڈنڈے کا استعمال کرتے ہیں جو پہلے بھی بالکل غیر مناسب تھا اور اب بدلتے ہوئے معاشرہ میں تو یہ رویہ انتہائی نقصان دہ اثرات کا حامل ہے۔ تربیت کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے 'فانظر ماذا تریٰ'۔

اپنے چھوٹے بھائی کو سمجھایئے، اس کو ساتھ لے کر بیٹھیے، اس کو صحیح غلط کی نشان دہی کروایئے اور اس بات کی کوشش کیجیے کہ وہ خود اچھے برے، صحیح غلط کی تمیز کرنے لگے۔ کوشش کیجیے کہ کبھی اپنی بات اس پر تھوپنے کی کیفیت نہ پیدا ہو ورنہ پوری محنت پر پانی پھر جائے گا۔

بشکریہ (فواز جاوید خان)

مادّی اشیاء کی محبّت اور بچّوں کی تربیت

مادّی اشیاء کی محبّت بچّوں کی شخصیت کو متاثر کرنے والا اہم معاملہ ہے۔ بچپن میں گلاس ٹوٹنے پر اپنے بڑوں سے یہی سنا ہے کہ بیٹا چوٹ تو نہیں لگی؟ اور پھر یہ جواب دل کو کتنی تسکین پہنچاتا تھا کہ کوئی بات نہیں اور آجائے گا۔ آج کل شاید گلاس کی قیمت کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔ پیارے قارئین کسی بھی چیز کے نقصان پر بچّوں کو ڈانٹنے کے بجائے ان کو محسوس کروائیں کہ وہ آپ کے لیے کسی بھی چیز سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔ چیزیں تو واپس مل جاتی ہیں مگر وہ ننھا ذہن جو آپ کی ڈانٹ سے ٹوٹ پھوٹ اور انتشار کا شکار ہوگا اس کا ازالہ ناممکن ہوگا۔

ہم بحیثیت مسلمان یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ یہ دنیا ایک عارضی رہائش گاہ اور آزمائش کی جگہ ہے۔ ہم یہاں کوئی دولت جائداد یا سامان کا ذخیرہ جمع کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ مادّی اشیاء تو صرف ایک حصّہ ہیں حقیقی اور دائمی خوشیاں تو کسی کی مدد کرکے ہی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ بچّوں کو مادّی اشیاء کو چھوڑ کر اچھے اخلاقی اصولوں، اہم اقدار اور دوسروں کی مدد کرکے محبت بڑھانے کی تربیت دی جانی چاہیے یہ انھیں نہ صرف بہترین انسان بنانے میں مدد کرے گا بلکہ اللہ کی محبت اور قرب کا ذریعہ بھی بنے گا۔

بچّوں کو سکھائیں کہ چیزیں آپ کو دوبارہ مل سکتی ہیں لیکن اگر آپ نے کسی کا دل دکھایا ہے تو اس کا ازالہ ناممکن ہے۔ انھیں مددگار بنائیں، مسئلہ حل کرنے والا بنائیں تاکہ آپ کی اولاد آپ کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے۔

آپ کی زندگی کا مقصد صرف یہ نہیں ہونا چاہیے کہ آپ کا بچّہ انجینئر یا ڈاکٹر بن کر لاکھوں کمانے والا انسان بن جائے بلکہ آپ کی توجّہ تو اس بات پر ہونی چاہئے کہ آپ کے بچّے سے کسی کو تکلیف نا پہنچے بلکہ وہ لاکھوں لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا انسان بن کر آپ کا سر فخر سے بلند کرے۔ اس کی نظر اس عارضی رہائش گاہ کے کسی خاص مقام کے بجائے ابدی رہائش گاہ کے کسی مخصوص مقام پر ہو جس سے وہ اپنے رب کا محبوب بن جائے۔ لیکن یہ سب جب ہی ممکن ہوگا جب ہم اپنے بچّے کے ذہن میں اشیاء کی محبت کو نہ پنپنے دیں۔ ہمیں ان ننھے مستقبل کے معماروں کے دماغ سے یہ بات نکالنی ہوگی کہ کسی بھی معمولی چیز کے نقصان پر خدانخواستہ کوئی بڑا نقصان ہوجائے گا۔ یقین مانیں بچّوں کو معمولی اشیاء کے لیے پریشان ہوتا دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے دل کرتا ہے ان ننھے معصوم ذہنوں کو سکون فراہم کردیا جائے کہ بیٹا کوئی چیز بھی ٹوٹے آپ کے دل ٹوٹنے سے زیادہ اہم نہیں ہے۔ بچّوں کو سکھائیں کہ دوسروں کی مدد کرنا اور اچھے طریقے سے تعلّقات نبھانا ہی حقیقی خوشی فراہم کرتا ہے جو مادّی چیزوں سے نہیں مل سکتیں۔ محبت اور اہم اسلامی اقدار کی تعلیم دیتے ہوئے ہم ان کو مستقبل کی کامیاب ابدی زندگی کا راستہ دکھا سکتے ہیں۔

اللہ تعالی ہمارے بچّوں کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے آمین

عالیہ جنید، معلمہ کیمپس ۳۱

سلسلہ:۔ ہم سے پوچھیے

سوال:

السلام علیکم۔

بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں یعنی creative skills کو کیسے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں ایسی کون سی سرگرمیاں کی جاسکتی ہیں جو اس میں مدد دیں؟

جواب:

وعلیکم السلام۔

ہر بچہ مختلف صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے اور ان صلاحیتوں کو ابھارنے میں اساتذہ اور والدین کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ بچوں میں تخلیقی صلاحیتوں کا ہونا problem-solving میں ان کو مدد دیتا ہے، ان کی ذہنی نشونما میں مثبت کردار ادا کرتا ہے، اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہے۔گرمیوں کی چھٹیوں میں چونکہ بچے کافی وقت گھر میں گزارتے ہیں لہذا والدین اس وقت کو مثبت طریقے سے استعمال کرتے ہوئے بچوں کو مختلف ایسے کاموں میں مشغول کر سکتے ہیں جو ان کی تخلیقی صلاحیتوں کی نشونما میں بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں:

- بچوں کو ان کی پسند کی سرگرمیوں میں حصہ لینے دیں اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے نئے کام کرنے پر بھی ابھاریں جو انھوں نے پہلے نہیں کیے ہوں۔ اس طرح وہ نئی چیزیں سیکھیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں بہتری آئے گی۔
- بچوں کی توجہ اسکرین سے ہٹا کر دوسری سرگرمیوں، مثلا فری ہینڈ پینٹنگ، پزلز، بلاکس، سپورٹس، انڈور گیمز یا مختلف قسم کی آؤٹ ڈور ایکٹوٹیز جیسے باغ بانی وغیرہ کی طرف مبذول کی جاسکتی ہے۔ جہاں یہ تمام سرگرمیاں بچوں کی ذہنی اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارتی ہیں وہیں موبائل یا اسکرین کا بے جا استعمال ان صلاحیتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔
- بچوں کو کتب بینی کی عادت ڈلوانے کا بھی یہ بہترین وقت ہوسکتا ہے۔ان کو اچھی کتابیں دی جائیں جو ان کی تخیل اور تخلیق کی صلاحیتوں کو بہتر کریں۔
- بچوں کو یہ احساس دلائیں کہ وہ ہر کام کی صلاحیت رکھتے ہیں اور سب کام کر سکتے ہیں۔ یہ ان کی حوصلہ افزائی اور ان کو پر اعتماد بنانے کے لیے بے حد ضروری ہے اور اس لیے بھی کہ ان کے اندر ناکامی کا خوف نا بیٹھے۔
- ان کو ان کے عمر کی مناسبت سے گھر کی کچھ ذمہ داریاں بھی دی جاسکتی ہیں اور ان کو کیسے ادا کرنا ہے یہ مکمل طور پر ان پر منحصر ہو۔اس طرح وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے کاموں کو مؤثر انداز میں کرنا سیکھیں گے۔

امید ہے کہ یہ تمام سرگرمیاں بچوں کی نشونما اور تربیت میں مثبت کردار ادا کریں گی۔

جزاک اللہ

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکرمند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk